

<p>جلد سوم</p> <p>۳۴</p> <p>۳۴</p> <p>میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا</p>	<p>۳۴</p> <p>۳۴</p> <p>میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا</p>	<p>کلیات مرثیہ دیگر</p> <p>۳۴</p> <p>۳۴</p> <p>میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا</p>
<p>پہلے ہی کوئی کہہ کر جو ارقام نہ بھیجا فرت جو نہیں خط کی تو پیغام نہ بھیجا</p>	<p>جگو تو ترسا مہینوں چلنے کی ہوس تھی بھینسا کو ترسے دانت نکلنے کی ہوس تھی</p>	<p>کتنی تھی یہ رور کے بد شکل دکھا دین یار بے کہین بکھرے ہو یا بارس آدین</p>
<p>۳۴</p> <p>۳۴</p> <p>میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا</p>	<p>۳۴</p> <p>۳۴</p> <p>میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا</p>	<p>۳۴</p> <p>۳۴</p> <p>میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا</p>
<p>کو دل کے مطلق نہیں سامان نظر آئے بہر شب بیدار مجھے نواب پریشان نظر کرتے</p>	<p>پاؤں جو کچھ دور کے چھانی سے نکالوں جو کچھ کہ بھر سے دلین ہیں ارمان نکالوں</p>	<p>کتنی تھی کہ کیا سخت ہر یہ میرا کلیا میں جہنی رہی باب کو میرا دلین بھیجا</p>
<p>۳۴</p> <p>۳۴</p> <p>میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا</p>	<p>۳۴</p> <p>۳۴</p> <p>میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا</p>	<p>۳۴</p> <p>۳۴</p> <p>میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا میں نے بھی اپنے عزیزوں کو یاد کیا</p>
<p>ہمارے جہاں کیوں تو اب میری نظر میں جو بچنے والے تھے وہ ہیں سفر میں</p>	<p>ہمارے ہو ویسے یہ احسان تمھارے بانی شہر بھی جو میں قربان تمھارے</p>	<p>گزار تھی شکوہ کبھی دیتی تھی مہین بہر بھی تصویر میں وہ اکبر کی بلا میں</p>

<p>۱۱۱</p> <p>تو اہل غلو کو رہ بے سارے خواری اگر تیر کی صد کاغذی تو اہل غلو کو رہ بے سارے خواری اگر تیر کی صد کاغذی</p>	<p>۱۱۲</p> <p>یہاں کی طرف جا رہے ہیں یہاں کی طرف جا رہے ہیں یہاں کی طرف جا رہے ہیں یہاں کی طرف جا رہے ہیں</p>	<p>۱۱۳</p> <p>کون کون سے ہونے والے ہیں کون کون سے ہونے والے ہیں کون کون سے ہونے والے ہیں کون کون سے ہونے والے ہیں</p>
<p>کوئی دیکھو کہین میرا ہر اور ہوا یہ کہنے کو مجھے اب علی اکبر منو آیا</p>	<p>اسی کشتی دل سے کہ باہر سے اسنو سے یہ کہتی کہ ادھر جگہ ہوا</p>	<p>صغیر اور سکینہ میں ہر جگہ کا اظہار دیکھنا نہیں وہ ہونے میں اسطور کا اظہار</p>
<p>۱۱۴</p> <p>یہ جو کوئی اور محبت سے ہر اکا وہ ہاتا اور دلکشین دل ہر اکا مستحق گرفتار ہوتے ہر اکا مستحق گرفتار ہوتے ہر اکا</p>	<p>۱۱۵</p> <p>یہ جہاں کی طرف جا رہے ہیں یہ جہاں کی طرف جا رہے ہیں یہ جہاں کی طرف جا رہے ہیں یہ جہاں کی طرف جا رہے ہیں</p>	<p>۱۱۶</p> <p>کون کون سے ہونے والے ہیں کون کون سے ہونے والے ہیں کون کون سے ہونے والے ہیں کون کون سے ہونے والے ہیں</p>
<p>طالب جو ہر رخ تو مطلوب کو بھی یہ سٹھ کو جو ہم ہوسے تو یعقوب کو بھی</p>	<p>اکبر کا جو جانا ہو تو جلد سے ادھر جائے صغیر کا یہ اعمال ہر رو کے جو ہر جائے</p>	<p>کیا فائدہ اب دست ناسف کے لیے سے یہی نہ تھا چوٹا بابا کے گلے سے</p>
<p>۱۱۷</p> <p>یہاں کی طرف جا رہے ہیں یہاں کی طرف جا رہے ہیں یہاں کی طرف جا رہے ہیں یہاں کی طرف جا رہے ہیں</p>	<p>۱۱۸</p> <p>یہاں کی طرف جا رہے ہیں یہاں کی طرف جا رہے ہیں یہاں کی طرف جا رہے ہیں یہاں کی طرف جا رہے ہیں</p>	<p>۱۱۹</p> <p>کون کون سے ہونے والے ہیں کون کون سے ہونے والے ہیں کون کون سے ہونے والے ہیں کون کون سے ہونے والے ہیں</p>
<p>شہد و کہ میں جیسی تھی یہ گرفتار تھی فاطمہ بیمار تو بیمار محبت</p>	<p>سے کہوں خط کیا کہ مرا باب ہوا میں جسکے لیے جاتی تھی وہ آپ ہر آبا</p>	<p>اب جگہ کسی سے تعین اسد زہی ہر ایک آہ ہر جانسوز پاس کی گھبر ہر</p>

<p>عقل عقل کر کے تکیہ پہنچ کر فاطمہ و شاہ شہید فرشتہ میں گزرتا تھا وہ شاہ شہید بان فاطمہ کو چاہی اپنا سر و سینه مذراحت و فریاد کرنا آرام شہید</p>	<p>عقل و ان سے کہو وہ سب وہاں بیٹھے تھے موتور کو یہاں سے بھی اور افسانہ و ان سے کہو وہ سب وہاں بیٹھے تھے بان چاقی تمام اکہ کسے تیرے جتنی</p>	<p>عقل بہا کی طرح بیٹھی تھی وہ وہاں لگا کر اور بہر خبر جانب در کان لگائے</p>
<p>عقل عقل تو تیرے ہی خون زیادہ خوف سے لگے ہو گی بسا زیادہ ان فرشتوں تو تھا از از زیادہ ان فرشتوں تو تیرے ہی خون زیادہ</p>	<p>عقل ان فرشتوں کو بھی بولی تھی وہاں تھا یوں شہید تیرے جسم سے افسانہ و ان سے کہو وہ سب وہاں بیٹھے تھے بان فاطمہ کو چاہی اپنا سر و سینه</p>	<p>عقل عقل تو تیرے ہی خون زیادہ خوف سے لگے ہو گی بسا زیادہ ان فرشتوں تو تھا از از زیادہ ان فرشتوں تو تیرے ہی خون زیادہ</p>
<p>عقل آماہی نہ تھا فاطمہ ہمار کو آرام جس شکل ہو مریخ گزرتا کو آرام</p>	<p>عقل و ان شہ کو نہ تھی کہانے کی بیٹھی کی حلاوت بان فاطمہ کو تلخ تھی جیسے کی علاوت</p>	<p>عقل بہا کو حسین عین مرے دل کو لہین ہر میرے دل منظر کو جو آرام نہیں ہی</p>
<p>عقل و ان سے کہو وہ سب وہاں بیٹھے تھے موتور کو یہاں سے بھی اور افسانہ و ان سے کہو وہ سب وہاں بیٹھے تھے بان چاقی تمام اکہ کسے تیرے جتنی</p>	<p>عقل بان فاطمہ کو چاہی اپنا سر و سینه مذراحت و فریاد کرنا آرام شہید و ان سے کہو وہ سب وہاں بیٹھے تھے موتور کو یہاں سے بھی اور افسانہ</p>	<p>عقل بہا کی طرح بیٹھی تھی وہ وہاں لگا کر اور بہر خبر جانب در کان لگائے</p>
<p>عقل بان سبط ہی نوم لہین ہر کسے تھے ان فاطمہ کے ہاتھ گریبان میں جیسے تھے</p>	<p>عقل بان فاطمہ کو چاہی اپنا سر و سینه مذراحت و فریاد کرنا آرام شہید و ان سے کہو وہ سب وہاں بیٹھے تھے موتور کو یہاں سے بھی اور افسانہ</p>	<p>عقل بہا کی طرح بیٹھی تھی وہ وہاں لگا کر اور بہر خبر جانب در کان لگائے</p>

<p>عشق پیر بسوی تو کامیابان عشقین جان چو پیر و تو جان چو پیر عشقین کیستی یون عشقین از کوی بی عشقین کفایتی طاعت اگر سبکا جانیے کیا با زمان گذر ایام</p>	<p>عشق عشق تو کس کی کاشی آنگونه آید عشق تو کس کی کاشی آنگونه اور حالت کر آلودہ عشق تو کس کی کاشی کز عشق تو قرار آتا تھا کس کی کاشی</p>	<p>عشق پیر عشقین آید دل کا عشق پیر عشقین آید دل کا عشق پیر عشقین آید دل کا عشق</p>
<p>یہ بیہوشی حالت دل غیر نہیں ہے میں جان چکی شاہ کی دان غیر نہیں ہے</p>	<p>مائی نے کیا نہیں نہیں آتی ہی کیا ہے وہ بولی کہ با میں مراد صیبا لگا ہے</p>	<p>میں جان چکی کچھ نہ کچھ آفت ہی بدر پر جو دل سے فریب سے نہ ہی کس سے ہی جگر پر</p>
<p>عشق با وقت زوال مسکو کھانگو کس کو پھر دل نہیں ہو گیا با کیا مارا عشق تو کس کی کاشی آنگونه عشق تو کس کی کاشی آنگونه</p>	<p>عشق غلام ہوئی آواز میں صبح نہ شاد کس کو کس کی کاشی آنگونه کس کو کس کی کاشی آنگونه عشق تو کس کی کاشی آنگونه</p>	<p>عشق عشق تو کس کی کاشی آنگونه عشق تو کس کی کاشی آنگونه عشق تو کس کی کاشی آنگونه</p>
<p>گردن پر اون برستا ہوا زمین پر تلوار میں ہیں آج مقرر شدہ دین پر</p>	<p>بھیر کے نہ اٹھو ابھی تاری سب وہ بولی کہ مائی مراد صیبا لگا ہے</p>	<p>میں آج نہ سخت وہ بدل حال ہوئی خون روئے سے پوشاک بدن لال ہوئی</p>
<p>عشق پیر عشقین آید دل کا عشق پیر عشقین آید دل کا عشق پیر عشقین آید دل کا عشق</p>	<p>عشق عشق تو کس کی کاشی آنگونه عشق تو کس کی کاشی آنگونه عشق تو کس کی کاشی آنگونه</p>	<p>عشق عشق تو کس کی کاشی آنگونه عشق تو کس کی کاشی آنگونه عشق تو کس کی کاشی آنگونه</p>
<p>یوں بیدم شاہ وہ کاشی کے روئی اور جو شہدہ دامن سے نہر دھار کی</p>	<p>پیر عشقین آید دل کا عشق پیر عشقین آید دل کا عشق</p>	<p>یہ اہلی شہ شاہ پہ بھاری ہی نہایت جو جگو جیان شدت زاری ہی نہایت</p>

کلیات مشہور لکھنؤ

۲۲۲

جلد سوم

ہجرت انبیا اور پیغمبروں کے
 روز و گزشتہ کی تاریخ اور اسے
 انقصہ ششم ہوا جب کہ
 ملاقات نبین اطلساری کی
 کیا

ہر میری ہی عرض حسین ابن علی سے	محفوظ رکھو جگہ زمانے کی بدی سے
--------------------------------	--------------------------------